از عدالتِ عظمیٰ

شری سریش چندرا

بنام

شری جے بی اگروال و دیگران

تاریخ فیصلہ: اپریل 4، 1997

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950: آرٹیکل 14، 16، اور 335۔

قانون ملازمت -درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل -ریزرویشن-اسسٹنٹ منیجر (الیکٹریکل) کے طور پر کام کرنے والا اپیل کنندہ ـــ سینئر مینیجر کے عہدے پر ترقی کے لیے رول آف روسٹر (قاعدۂ ترتیب) کو لاگو کرتے ہوئے غور کیا گیا-جواب دہندہ کا مؤقف یہ تھا کہ واحد آسامی پر مشتمل اسامیاتی ڈھانچے (سنگل پوسٹ کیڈر) پر ریزرویشن کا قاعدہ لاگو نہیں ہو سکتا۔ مسترد کرنا

-ریزرویشن کا قاعدہ واحد آسامی پر مشتمل اسامی پر لاگو ہوتا ہے۔

آرتی رے چودھری بنام یونین آف انڈیا و دیگران، [1974] 2 ایس سی آر 1؛ یونین آف انڈیا و دیگر بنام مادھو، جے ٹی (1996) 9 ایس سی 320 اور اسٹیٹ آف یوپی بنام ڈاکٹر دینا ناتھ شکلا و دیگر، جے ٹی (1997) 2 ایس سی 467 پر انحصار کیا۔

ڈاکٹر چکر دھر پاسوان بنام ریاست بہار و دیگران، [1988] 2 ایس سی سی 214، سے اختلاف کیا۔

چیتن دلیپ مونگھارے بنام بھیڈے گرلز ایجوکیشن سوسائٹی، ناگپور و دیگران، [1985] ضمنی 1 ایس سی سی 157؛ احمد آباد سینٹ زیویئر کالج بنام ریاست گجرات، [1975] 1 ایس سی آر 173؛ ڈاکٹر پردیپ جین و دیگران بنام یونین آف انڈیا و دیگران، [1984] 3 ایس

سی سی 654؛ میری چندر شیکھر راؤ بنام ڈین سیٹھ جی ایس میڈیکل کالج ودیگران، [1990] 3 ایس سی سی 130 اور اشوک کمار گپتا بنام اسٹیٹ آف یو پی، (1997) 3 اسکیل289، حوالہ دیا گیا۔

ایس ونود کمار و دیگر بنام یونین آف انڈیا، جے ٹی (1996) 8 ایس سی 643، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3081، سال 1997۔

سی۔ ڈبلیو۔ پی۔ نمبر 4254، سال 1994 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 18.4.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم پی راجو، مس میری سیریا، ٹی یو راجہ اور ایل جے وڈکارا۔

جواب دہندگان کے لیے مس پنکی آنند، مس گیتالوتھرا، ڈی گوبردھن اور آر پی گپتا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دہلی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 18 اپریل 1995 کو سی ڈبلیو پی نمبر 94/4254 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حیثیت یہ ہے کہ اسسٹنٹ منیجر (الیکٹریکل) کے عہدے پر جس کا تنخواہ کا پیمانہ روپے 1000-1600 ہے، ترقی کا اگلا ذریعہ سینئر منیجر (الیکٹریکل) ہے جس کا تنخواہ کا پیمانہ روپے 3000-45000 ہے۔ جب اپیل کنندہ کے معاملے کو قاعدۂ ترتیب کا اطلاق کر کے مذکورہ عہدے کے لیے غور کرنے کی درخواست کی گئی تو مدعا علیہ نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔ ڈاکٹر چکر دھر پاسوان بنام ریاست بہار و دیگران، [1988] 2 ایس سی سی 214 میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا تھا کہ ریزرویشن کی حکمرانی کا اطلاق کہ واحد آسامی پر مشتمل اسامی پر نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ آئین کے آرٹیکل 14 کے ساتھ پڑھے جانے والے آرٹیکل 16 (1) کی خلاف ورزی کرنے والے ریزرویشن کے مترادف ہوگا۔ آرتی رے چودھری بنام یونین آف انڈیا و دیگران، [1974] 2 ایس سی آر 1 میں، اس عدالت کی ایک آئینی بنچ نے فیصلہ دیا تھا کہ قاعدۂ ترتیب کو لاگو

کرنے والے واحد عہدے میں ریزرویشن آئینی طور پر درست ہے۔ اس عدالت نے یونین آف انڈیا ودیگر بنام مادھو، جے ٹی(1996)9 ایس سی 320 میں پورے کیس قانون پر غور کیا ہے۔ تین ججوں کی بنچ، جس کے ہم دونوں ممبر تھے، نے فیصلہ دیا کہ گردش کی حکمرانی کی بنیاد پر تنہا الگ تھلگ عہدے کی صورت میں، فوائد اور سہولیات مخصوص امیدواروں، یعنی درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو ایک ہی عہدے پر ترقی کے ذریعے تقرری کے لیے فراہم کی جانی چاہئیں اور اس لیے ریزرویشن کی حکمرانی کا اطلاق غیر آئینی نہیں ہے۔ اس کے مطابق، یہ اس طرح منعقد کیا گیا تھا:

> "اگرچہ آسامی واحد ہو، لیکن اگر حکومت نے واحد اسامی پر خالی ہونے والی آسامیوں کے ضمن میں قواعدِ ترتیب اور روسٹر پوائنٹ کو لاگو کیا ہو، اور مخصوص نکتۂ اہلیت پر محفوظ زمرہ جات سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو تقرری کے لیے زیرِ غور لایا گیا ہو، تو ایسا قاعدہ آئین کے آرٹیکل 16(1) کی خلاف ورزی نہیں سمجھا جائے گا۔"

اس اصول کا اعادہ ریاست یوپی بنام ڈاکٹر دینا ناتھ شکلا ودیگر، جے ٹی(1997)2 ایس سی 467 میں کیا گیا تھا۔ جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری گوبردھن نے دعوی کیا ہے کہ اس عدالت نے چیتن دلیپ موتگھرے بنام بھیڈے گرلز ایجوکیشن سوسائٹی، ناگپور ودیگران، [1985] ضمنی 1 ایس سی سی 157 کے فیصلے پر غور کیا ہے۔ مادھو کے معاملے میں مذکورہ فیصلے پر غور کیا گیا اور اس میں ایک سوال حقیقت کے طور پر یہ فیصلہ دیا گیا کہ چونکہ یہ مواد عدالت کے سامنے نہیں رکھا گیا تھا، اس لیے آرتی رے چودھری کیس میں آئینی بنچ کے فیصلے کو دیکھنے کے بعد عدالت نے فیصلے کو اس کیس کے حقائق تک محدود کر دیا اور کہا کہ اس میں نظر ثانی درخواست گزار کی طرف سے اٹھائے گئے دلائل کو قبول کرنا ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا، ایک بار ختم ہونے کے بعد حیثیت پر دوبارہ غور کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ جیسا کہ ایس ونود کمار ودیگر بنام یونین آف انڈیا جے ٹی(1996)8 ایس سی 643 میں ہوا ہے، آئین کے آرٹیکل 16(4) کے تحت ریزرویشن کی حکمرانی کو لاگو کرتے وقت بنیادی قابلیت میں نرمی نہیں کی جا سکتی۔ وہ دعوی کرتا ہے کہ مدعا علیہ ڈگری داراں ہے جبکہ اپیل کنندہ صرف ڈپلومہ یافتہ ہے۔ اس لیے اس کے کیس پر غور نہیں کیا جا سکا۔ اس سوال پر محکمہ جاتی ترقی کمیٹی نے غور کیا اور اس کا مؤقف تھا کہ اہلیت کے دیگر معیارات کے تابع، تعلیمی قابلیت میں نرمی کی جا سکتی ہے۔ اگر اپیل کنندہ دیگر اہلیتوں کو پورا کرتا ہے تو اس کے مقدمے پر غور کیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ دعوی

کرتا ہے کہ مذکورہ نرمی ان احکامات کے پیش نظر خراب ہے کہ اہلیت میں نرمی نہیں دی جاسکتی۔ وہ اس سلسلے میں بھرتی کے اصولوں پر انحصار کرتا ہے۔ بھرتی کے قوانین، جیسا کہ ہمارے سامنے رکھے گئے ہیں، ابتدائی بھرتی کے لیے بنیادی اہلیت کی نشاندہی کرتے ہیں جس میں نرمی نہیں کی جا سکتی۔ لیکن ترقی کی صورت میں مذکورہ قاعدہ لاگو نہیں ہوتا۔ لہٰذا، ہمارے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم اس سوال میں جائیں کہ آیا اپیل کنندہ دیگر بنیادوں پر غور کرنے کا اہل ہے یا نہیں۔ چاہے وہ اہل ہو یا نہ ہو، اس کے کیس پر قانون کے مطابق غور کیا جائے گا۔

شری گوبردھن کا دعوی ہے کہ مدعاعلیہ سینئر منیجر کے عہدے پر گزشتہ تین سالوں سے منیجر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ ان کے تین سال بعد سبکدوش ہونے کا امکان ہے اور اس لیے وہ ترقی کے عہدے پر رہنے کے موقع سے محروم رہیں گے۔ ہم اس دلیل کو قبول نہیں کر سکتے۔ اگر قاعدۂ ترتیب کا اطلاق کسی ایک عملہ جاتی اسامی پر ہوتا ہے اور اگر قاعدۂ ترتیب کے مطابق کسی مختص اسامی کے خلاف خالی جگہ پیدا ہوتی ہے، تو لازمی طور پر، جب تک کہ ریزروڈ امیدوار ترقی کے لیے پایا جاتا ہے، کسی کو پوسٹ کو پر کرنے کے لیے جگہ دینا ضروری ہے۔ بصورت دیگر، روسٹر پوائنٹ خود ہی فریب بن جائے گا۔

انہوں نے دعوی کیا کہ پاسوان کے معاملے میں، یہ قرار دیا گیا تھا کہ واحد عہدے پر ترقی میں ریزرویشن دیوداس کیس میں تناسب کے منافی ہے اور آئین کے آرٹیکل 16(1) اور 16(2) کی خلاف ورزی ہے۔ یہ اصول قانون کا درست اصول نہیں ہے۔ یہ احمد آباد سینٹ زیویئر کالج بنام ریاست گجرات میں اس عدالت کے نو ججوں کی بنچ کے فیصلے کے منافی ہے، [1975] 1 ایس سی آر 173؛ آرتی رے چودھری کے معاملے میں آئینی بنچ کا فیصلہ؛ ڈاکٹر پردیپ جین ودیگران بنام یونین آف انڈیا ودیگران، [1984] 3 ایس سی سی 654؛ میری چندر شیکھر راؤ بنام ڈین، سیٹھ جی ایس میڈیکل کالج ودیگران، [1990] 3 ایس سی سی 130 اور اشوک کمار گپتا بنام اسٹیٹ آف یوپی، [1997] 3 اسکیل 289۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ رٹ پٹیشن مسترد کر دی جاتی ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل منظور کی گئی۔